بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک مبارک خواب میں حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اِظہارِ شفقت

یہ مبارک خواب ۱۹۸۶ء کے آخری حصہ میں یا ۱۹۸۷ء کے ابتدائی مہینوں میں دیکھی تھی ۔ لاہور پاکستان میں پنجاب اسمبلی ہال کے سامنے اور واپڈا ہاؤس اور الفلاح بلڈنگ کے درمیان جو پارک سا بنا ہوا ھے ۔ اُس جگہ پر میری خواب میں اِینٹوں کا فرش لگا ھوا ھے ۔ خالی میدان ھے یعنی کوئی درخت یا پودے وغیرہ نہیں ہیں ۔ اِس پارک اور واپڈا ہاؤس کے درمیان صرف ایک چھوٹی سی چاردیواری سی ھے ۔ واپڈا ہاؤس کے ایک طرف سچ مچ بھی اُس قسم کی چاردیواری ہوتی تھی مگر اب پتہ نہیں ھے کہ وہاں موجود ھے یا نہیں ۔ میری خواب میں وہاں سڑک وغیرہ نہیں ھے ۔

اِسطرح لگتا ھے کہ اُس میدان میں ایک خاص قسم کی جنگ ہو رہی ھے ۔ اپنی قوم یا ملک کی طرف سے اُس میدانِ جنگ میں ۔ میں (محمد اسلم) اکیلا فوجی ھوں ۔ جن دشمنوں یا قوم کے ساتھ وہ جنگ ھو رہی ہے اُن کی تعداد کافی زیادہ ھے ۔ غالبًا تیس چالیس یا اُس سے بھی زیادہ ۔ لگتا ہے کہ کئی قسم کے لوگ اُس جانب سے لڑ رھے ہیں ۔ بس مجھے پتہ ھے کہ وہ لوگ دشمن فوج سے ہیں ۔ اُن کی وردیاں دیکھنا یادنہیں رہا ۔ اَب یہ بھی یادنہیں ھے کہ میں نے خود کیسی وردی پہنی ہوئی تھی ۔ خیال سے پتہ ھے کہ وردی پہنی ہوئی تھی ۔ دیکھنا یادنہیں رہا ۔

مجھے اُن لوگوں کی شکلیں دیکھنا یادنہیں ھے ۔ لگتا ھے کہ سارے ہجوم کیساتھ جنگ ہو رہی ہے ۔ اگرچہ جنگ ہوتی ہوئی نہیں دیکھی ۔ لیکن اچھی طرح سے علم ہے کہ ابھی ابھی جنگ ہو رہی تھی اور اب تھوڑی دیر کیلئے کھانے کا وقفہ ہوا ھے ۔ رویئت والا حصہ اُس جنگ میں تھوڑی دیر کیلئے ہوئے ہوئے وقفہ سے شروع ہوتا ہے ۔ اِس سے پہلے والی باتوں کا بھی کچھ ایسا یقینی علم ہے جیسے کہ آنکھوں سے دیکھا ہو ۔ مگر دیکھنا یادنہیں آ رہا ۔

یہ بھی یقینی طور سے پتہ ہے کہ کافی دیر کی لڑائی کے بعد وقفہ ہوا ہے ۔ اُس دوران مجھے کافی زیادہ مار پڑی ہوئی لگتی ھے ۔ کیونکہ میرا جسم مار کھا کھا کر چھوٹا ہوتے ہوتے صرف دو یا ڈھائی فُٹ کا رہ گیا ھے ۔ اُس جنگ کی ایک عجیب بات یہ ھے کہ اس جنگ میں خون والے زخم نہیں لگتے بلکہ ہر ایک چوٹ (ضرب) کی بعد مضروب کا بدن تھوڑا سا چھوٹا ہو جاتا ھے ۔ میرا جسم تو کافی زیادہ چھوٹا ہو چکا تھا مگر میں نے اپنے چہرے پر کوشش کرکے وقار سا رکھا ہوا تھا ۔ ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ میرا سارا جسم ھر ایک سمت سے متوازن طور سے چھوٹا ہوا ہوا تھا ۔ یعنی کہ قد ۔ چوڑائی ۔ موٹائی سب طرف سے ترتیب کے ساتھ چھوٹا ہو گیا ہوں ۔ جیسے کسی بچے کا جسم ہو اور اُس پر میرا مناسب سائز کا منہ اور سر ہوں ۔

اُس جنگ میں تھوڑی دیر کا وقفہ ہونے پر میں واپڈا ہاؤس کے برآمدے کے اندر ریسٹ REST کرنے کیلئے آ گیا ہوں ۔ گویا کہ یہ پہلے ہی سے مقرر ہو کہ میں نے ہر وقفہ کے دوران اِسی برآمدہ میں آنا ہوتا ہے ۔

واپڈا ہاؤس کا اصل برآمدہ (اُس سمت کا) بھی تقریبًا ویسا ہی ہے جس طرح کا میں نے خواب میں دیکھا تھا ۔ فرق اِتنا ھے کہ میری خواب میں اُس کے ستون گول تھے مگر اصل میں وہ گول نہیں ہیں ۔ چھت تقریباً ویسی ہی اُونچی ھے اور برآمدے کی چوڑائی اور لمبائی بھی تقریباً اُتنی ھی ہے جتنی اصل میں بھی ہے ۔ یاد کچھ اسطرح ہے ۔ واللہ اعلم ۔

جب میں ریسٹ کرنے وہاں پہنچتا ہوں ۔ تو مجھے ایسے لگتا ہے کہ مجھے جیسے اِنتظار اور توقع ہے کہ ابھی کسی نے میرا حال پتہ کرنے اور کچھ سپلائی وغیرہ دینے کیلئے وہاں پر آنا ھے ۔ بہرحال میں سخت تھکا ہوا اور غمگین حالت میں اُس برآمدے میں انتظار کر رہا ہوں ۔ تب مجھے لگتا ھے کہ جیسے یہ برآمدہ دوسری سمت سے ایک اور برآمدے سے ملا ہوا ہے ۔ اُدھر سے مجھے گھوڑے کے چلنے کی آواز بھی آ رہی ہے ۔ یہ بھی لگتا ہے کہ کوئی سوار اِسی طرف آ رہا ہے ۔ میں اِشتیاق سے اُدھر دیکھ رہا ہوں ۔

تب وُہ سوار گھوڑے سمیت اُس برآمدے کے موڑ پر نظر آنے لگتے ہیں ۔ اُس وقت مجھے پتہ لگتا ھے کہ یہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ آپ ﷺ بذاتِ خودھی مجھے ملنے ۔ حال پتہ کرنے ۔تسلی تشفی دینے اور امداد دینے کیلئے آئے ہیں ۔ اُس وقت (خواب میں) مجھے یہ بھی پکا یقینی علم ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی فوج کے ایک افسر ہیں جس کا ایک فوجی میں بھی ہوں ۔ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شاید جرنیل ھیں یا کمانڈر ہیں ۔ بہرحال مجھ سے بڑے افسر ہیں ۔ حالات سے لگتا ہے کہ آپ ﷺ کو بھی پتہ تھا کہ اِس میدان (محاذ) پر ھماری فوج کی جانب سے میں اکیلا ہی فوجی ہوں جو کہ جنگ کر رہا تھا ۔ مجھے بھی جیسے اس محاذ پر اکیلا ہونے کا کافی غم اور شکوہ سا ہے ۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ۔ میرے بالکل قریب آ کر گھوڑے کو روک لیتے ہیں ۔ آپ ﷺ کے آ جانے سے میرے دل کو حوصلہ و خوشی کا عجیب طرح کا احساس ہوتا ھے ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تو وردی میں لگتے ہیں ۔ پھر لگتا ہے کہ (وردی کے باوجود یا بغیر) آپ کے شانوں پر (غالباً سر کے اوپر بھی) ایک سفید سے رنگ (OFF-WHITE COLOUR) کی شال بھی پہنی ہوئی ھے ۔ آپ کا چہرہ اور سر بہت اچھی طرح دیکھنا یاد ہے مگر اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی کہ صورت مبارک کی ساری باتیں تو یاد ہیں لیکن تصویر ذہن سے محو ہوگئی ھے ۔ آنکھوں کے تاثرات اور اِظہارِ خوشی اور غم پوری طرح یادھیں ۔ آپؐ کی صحت اور تقریباً عمر کے متعلق آپ کی مبارک صورت سے اندازہ لگانا بھی بہت اچھی طرح یاد ہے ۔ بس آپ ﷺ کے چہرے کی شبیہ والا حصہ ذہن سے محو ہو گیا ھے مگر چہرے کے متعلقہ ساری باتیں یاد رہ گئی ہیں ۔ پتہ نہیں یہ کیسے ہوا ھے ۔

آپؐ کی وردی اور کوٹ وغیرہ کی شکل اور رنگ بھی بھول گئے ہیں ۔لیکن اُس چادر (شال جیسی) کے دھاگوں کی بُنتی بھی خوب اچھی طرح سے یاد ہے ۔ روئیت کی بنیاد پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ آنکھوں کی شکل کس طرح کی تھی ۔ مگر آنکھوں ھی سے آپکی خوشی اور ھمدردی اور پیار کا اظہار دیکھنا بھی بہت اچھی طرح سے یاد ھے ۔

آپ کا گھوڑا غیر معمولی بڑے قد والا تھا ۔ پورا سفید رنگ اور نمایاں طور سے صحت مند خوبصورت گھوڑا تھا ۔ ویسے ایک مرتبہ میں نے تقریباً اُتنے ہی بڑے قد کا گھوڑا ۔ سچ مُچ بھی دیکھا ہوا ہے ۔

میں نے اپنی تھکاوٹ تکلیف کوفت اور اُس محاذ پر اکیلے ہونے کی باتیں ابھی بیان نہیں کیں مگر حضورؐ کو جیسے خود ھی پتہ چل گیا ھے ۔ میرے غم اور دکھ کے احساس کیوجہ سے حضورؐ کے چہرے پر بھی دُکھ اورہمدردی اور حالات کی مجبوری کے آثار نظر آتے ہیں ۔

تب میں آپ کی طرف ہمدردی اور حوصلہ افزائی کی امید سے دیکھتے ہوئے (غالباً دِل ھی دِل میں) پوچھتا ہوں کہ حضور! کیا آپ کے ساتھ میں آپکا اکیلا ھی فوجی (شاید سپاہی کہا تھا) ہوں ؟ ۔ آپؐ جواب دیتے ہیں کہ نہیں ! اور بھی ہیں جو کہ دوسری جگھوں پر (سمتوں میں) جنگ کر رہے ہیں مگر تم اُن کو دیکھ نہیں رہے ۔ اُس وقت آپؐ کے فرمان سے میری تفہیم یہ تھی کہ آپ کا مطلب یہ ھے کہ اِس جگہ سے نظر نہیں آسکتے ۔ خواب کے دوران مجھے یہ بھی لگا تھا کہ جس طرح میں ۔ اِس عمارت (واپڈا ہاؤس) کے مغرب کی سمت میں جنگ کر رہا ہوں۔ اِسی طرح ھماری فوج کے کچھ لوگ (فوجی یا سپاھی) مشرق میں۔ کچھ شمال میں اور کچھ جنوب میں جنگ میں مصروف ہیں ۔

نوٹ! مجھے آپؐ کے مبارک منہ سے آواز سننا یادنہیں ھے ۔ آپؐ کے ہونٹوں کی حرکت دیکھنا بھی یاد نہیں ھے ۔ غالب خیال یہ ھے کہ میں بھی (شاید) دِل میں سے ھی آپؐ سے باتیں کر رہا تھا ۔ اور آپؐ بھی دِل ہی دِل میں جواب دے دیتے تھے ۔ پوری باتیں اُتنی ھی صاف ہوئی تھیں جس طرح منہ سے بول کر ہوسکتی ہیں ۔مگر ساری باتیں ۔ شاید ہونٹ ہلائے بغیر ہوئی ہوں ۔ یہ بھی پکی طرح سے نہیں کہہ سکتا ۔ شاید اب یادنہیں رہا ۔ ھاں ! صرف آپؐ کے مسکراتے وقت آپؐ کے ہونٹوں کا کھُلنا خوب اچھی طرح یاد ہے ۔

اِسی دوران کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے نیچے اُتر کر میرے بالکل پاس آجاتے ہیں ۔ اپنی چادر (شال) کو اپنے کندھوں پر سے اُتار کر میرے سَر اور کندھوں پر ڈال دیتے ہیں ۔ میرا چھوٹا سا جسم سارا ہی اُس چادر میں آ جاتا ھے ۔ میرا خیال ہے کہ اُس وقت وُہ چادر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک سَر پر بھی تھی مگر یقینی طور سے یادنہیں رہا ۔

اُس مبارک چادر کے میرے بدن پر آنے کے معاً بعد ۔ میرا جسم ہر ایک سمت میں بڑا ہونا شروع ہو جاتا ھے۔ میرے دیکھتے دیکھتے میرا جسم پہلے عام اِنسانوں جتنا ہو جاتا ہے مگر پھر بھی ہر سمت میں بڑھنا جاری رہتا ہے ۔ میرے پیارے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس دوران کسی وقت واپس اپنے گھوڑے پر سوار ہو چکتے ہیں ۔ جب میں آپ صلعم کو دیکھتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی لگتا ہے میرا جسم اور قد بڑھتے بڑھتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سَر تک پہنچ رہا ھے ۔ ابھی بھی بڑھتا ہی جا رہا ھے ۔ خوب یقین کے ساتھ یاد ہے کہ تب میں اپنے جسم کو اور اُونچا ہونے سے روکنے کیلئے نیچے کی طرف زور لگاتا ہوں ۔ مگر میرا جسم اور قد پھر بھی بڑھ رہے ہیں ۔ تقریباً آٹھ یا نو فُٹ جتنا اپنا قد دیکھنا یاد ھے ۔ اُسی نسبت سے چوڑا اورمضبوط اور موٹا بھی ہوچکا تھا ۔

تب میرے دِل میں وقفہ ختم ہونے کے بعد جنگ میں واپس جانے کا خیال آتا ہے اور میں سوچتا ہوں کہ اَب تو میں اِتنا زیادہ طاقتور ۔ بلند قامت اور مضبوط ہوں کہ جب میں کسی دُشمن کے سَر پر آرام سے بھی ہاتھ رکھ دوں گا (یعنی ماروں گا) تو وہ دُشمن زمین میں دھنس جائے گا ۔ یہ بات صرف سوچی تھی ۔ کہی نہیں تھی ۔

میرے پیارے افسر (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے جیسے یہ خیال سُن لیا (جان لیا) ہوگا ۔ اُس وقت میں نے آپؐ کے نہایت دِلکش دانتوں اور ہونٹوں پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ دیکھی تھی ۔ آپؐ کے چہرے پر بھی ایک خاص قسم کی ہنسی اور خوشی اور اپنائیت کا اِظہار تھا ۔

آپؐ نے اُس معنی خیز مسکراھٹ کے ساتھ مجھے فرمایا ۔ کہ بے شک مجھ میں ویسی ھی طاقت آگئی ھے ۔ جیسے کہ میں سوچ رہا ہوں ۔مگر ۔ اَب میں نے وقفہ کے بعد اُس میدان میں جاکر جنگ نہیں کرنی ہے ۔ اِسی جگہ چاردیواری کے اندر اندر رہنا ہے ۔ ھاں ! اگر دُشمنوں میں سے کوئ اس چاردیواری کو پھلانگ کر یا جیسے بھی اِس چاردیواری کے اندر آجائے ۔ تو پھر ! (ایک اور دِلکش ادا کے ساتھ) بغیر کہے سمجھادیا کہ تب میں مناسبِ حال سلوک کر سکتا ہوں ۔ گویا ۔ مجھے خود اُن کے پاس جاکر اُن کو مارنے (جنگ کرنے) کی اجازت نہیں ہے ۔

اُس نہایت دِلربا ۔ شاندار اندازِ نصیحت پر خواب ختم ہو گئ تھی ۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

اِس خواب سے منسلک حقائق

۱۔ اِس خواب سے شاید چند دن کے بعد ۔ یا ۔ شاید چند دِن پہلے میں چالیس سال کا ہوا تھا ۔
۲۔ اِس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد ایک اور خواب کی اطاعت میں مجھے پاکستان سے کینیڈا ھجرت کرنی پڑی ۔ میرے مالِک میرے پیارے اللہ تعالےٰ نے معجزانہ طور سے مجھے لاہور۔ پاکستان سے مغرب کی طرف بھیج دیا ۔
۳۔ آج مجھے یادنہیں آرہا ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو اپنی چادر میرے اُوپر ڈالی تھی ۔ اُس چادر کا بعد میں کیا ہوا تھا ۔ میرا قد جب بہت بڑا ہو گیا تو اُس کے بعد چادر (شال) کو دیکھنا یادنہیں رہا ۔ واللہُ اَعلم ۔

اللہ تعالےٰ تمام پڑھنے والوں پر اپنی رحمتیں ۔ برکتیں ۔ افضال اورنعمتیں نازل فرمائے ۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے دِلوں میں اپنی سچی اور گہری محبت اور معرفت نازل فرمائے ۔ آ مین ۔